اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”مسلمان خلیفہ اور پیر صاحبان کی 12 حکایت“

حکایت (01): ”زمین سے پانی نکل آیا“

مسلمانوں کے خلیفہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے کہا کہ میرے والد صاحب پر آپ کا کچھ قرض (loan) باقی ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے معاف کر دیا۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اس قرض کو معاف کروانا نہیں چاہتا لیکن میرے پاس ابھی آپ کو دینے کے لیے پیسے نہیں ہیں، **ہاں** میرے پاس زمینیں (lands) ہیں۔ آپ میری وہ زمین اپنے قرض میں لے لیں مگر اس زمین میں کنواں (well) نہیں ہے اور پانی حاصل کرنے کے لیے کوئی دوسری چیز بھی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے میں نے آپ کی وہ زمین لے لی۔ پھر آپ اس زمین میں تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر اپنے غلام کو جائے نماز (وہ کپڑا جو نماز پڑھنے کے لیے بچھایا جاتا ہے) بچھانے کا حکم دیا (پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک بن جاتا تھا، مالک کو جو ملا وہ غلام ہوا، آج کل غلام نہیں ہوتے) اور آپ نے اس جگہ دو (2) رکعت نماز پڑھی اور بڑی دیر تک سجدہ کیا پھر جائے نماز اٹھا کر آپ نے غلام سے فرمایا کہ اس جگہ زمین کھودو۔ غلام نے زمین کھودی تو فوراً وہاں سے پانی نکلنے لگا اور اتنا زیادہ تھا کہ اس زمین کے ساتھ ساتھ دوسری زمینوں کی ضرورت (need) کو بھی پورا کرنے والا تھا۔ (اسد الغابہ، ج۳، ص ۱۳۵ ملخصاً)

اس سچے واقعے سے یہ سیکھنے کو ملا کہ جب پریشانی (problem) آئے تو نماز پڑھ کر اللہ پاک سے مدد حاصل کرنی چاہیے۔ اللہ پاک فرماتا ہے، ترجمہ (Translation): اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں (یعنی صبر کرنے والوں) کے ساتھ ہے۔ (پ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۴۵) (ترجمہ کنز العرفان)

www.farzuloom.net

جنّتی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان:

حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا جب خلیفہ (caliph) بنے، تو آپ نے کعبہ شریف کی تعمیر (construction)، اُس نقشے کے مطابق (according to that map) کروائی جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پسند فرمایا تھا یعنی حطیم (وہ جگہ جو کعبہ شریف کے ساتھ آدھے گول دائرے کی شکل میں ہے) کی زمین کو کعبہ شریف کی عمارت (building) میں لے لیا۔ اور دروازہ زمین کے برابر نیچے کر دیا اور مزید دو (2) دروازے بنا دیے۔ (حاشیہ بخاری، ج۱، ص۲۱۵، باب فضل مکہ مُلخصاً)

امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے بعد، یزید نے مزید بہت سے شیطانی کام کیے۔ اس نے مدینہ پاک میں قتل کیے اور اب یہ بد نصیب (unlucky) شخص، جنّتی صحابی حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو شہید (یعنی قتل (murder)) کرنے کے لئے مکّہ شریف گیا۔ مسجدُ الحرام (جس مسجد میں کعبہ شریف بھی ہے) کے باہر سے خاص قسم کے ہتھیار (weapons) سے پتھر پھینکے جس کی وجہ سے کعبہ شریف میں آگ لگ گئی۔

(تاریخ الخلفاء، ص۱۶۷ مفہوماً، الکامل فی التاریخ، ج۳، ص۴۶۴ مُلخصاً)

حکایت (02): "سیبوں کی ٹوکریاں"

ایک مرتبہ مسلمانوں کے خلیفہ (caliph) حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو سیب کھانے کی خواہش (desire) ہوئی مگر پیسے وغیرہ نہ تھے جس سے وہ سیب خرید سکیں۔ پھر آپ ایک گاؤں (village) کی طرف کسی کام سے چلے گئے۔ گاؤں کے راستے میں کچھ لڑکے ملے جنھوں نے (تحفہ دینے کیلئے) ٹوکریاں اُٹھائی ہوئی تھیں اور اُن میں سَیب تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک ٹوکری سے سیب اٹھا کر سُونگھا اور پھر واپَس کر دیا۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ نے تحفے (gift) کے سیب کیوں نہیں لیے، تو فرمایا: مجھے اِس کی ضرورت نہیں ہے۔ عرض کی گئی: کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ابو بکر صدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اور عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہ عَنْہُ تُحفہ (gift) نہیں لیا کرتے تھے ؟(یعنی وہ حضرات تو تحفہ لے لیتے تھے) تو فرمایا: اُن کے لئے ایسی چیزیں تحفہ ہی تھیں مگر ان کے بعد والوں کے لئے رِشوت ہے (کہ اب لوگ اپنے کام نکلوانے کے لیے حکمرانوں (rulers)، خلیفہ (caliphs) اور بڑوں کو مال یا رقم وغیرہ دیتے ہیں)۔ (عمدۃُ القاری ج ۹ ص ۱۸۴ ملخصاً)

اس واقعے سے معلوم ہوا کہ ہر کسی کا تحفہ (gift) نہیں لینا چاہیے کہ کچھ تحفے رشوت (bribery) بھی ہوتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدُ العزیز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے تُحفے کے سبب نہ لیے کیوں کہ آپ جانتے تھے کہ یہ تُحفہ مجھے خلیفہ ہونے کی وجہ سے دیا جارہا ہے اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو کوئی مجھے تحفہ کیوں دیتا؟ اور یہ بات تو ہر عقلمند آدمی (wise man) سمجھ سکتا ہے کہ حُکومَتی افسران (government officers) بلکہ پولیس والوں کو لوگ کیوں تُحفہ دیتے ہیں؟ **یاد رہے!** اس طرح تحفہ دینا رِشوت کے حکم میں ہے اور اس طرح رِشوت لینا دینا جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (آدابِ طعام ص ۵۴۱ تا ۵۴۴ مُلخصاً)

حکایت (03): ”حضرت امام مہدی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ خلیفہ (caliph) ہونگے“

جب قیامت قریب آئے گی، اُس وقت عیسائی (christian) طاقت میں ہونگے۔ عیسائیوں کا ایک گروہ (group) مُلک روم پر حملہ کر دے (یعنی جنگ کرے) گا اور کسی جگہ پر قبضہ بھی کر لے گا (یعنی اپنی حکومت (government) بنالے گا) پھر مسلمان، عیسائیوں کے دوسرے گروہ (other group) کے ساتھ (جو پہلے گروہ کا دشمن ہو گا) مل کر پہلے گروہ سے لڑائی کریں گے، لڑائی بہت زبردست ہو گی اور مسلمان جیت جائیں گے۔ جو عیسائی مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کر رہے ہونگے، ان میں سے ایک شخص صلیب (cross) کو اٹھا کر کہے گا کہ صلیب غالب آگئی ہے (یعنی یہ جنگ ہم نے صلیب کی وجہ سے جیتی) پھر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص غصّے میں آکر صلیب توڑ دے گا (اور کہے گا کہ ہم کلمہ طیبہ (یعنی لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم)) کی برکت سے جنگ جیتے ہیں) پھر روم کے عیسائی مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوا وعدہ (promise) توڑ

کر جنگ کے لیے آ جائیں گے۔(سنن ابی داود،الحدیث:۴۲۹۳-۴۲۹۲،ج۴،ص۱۴۹-۱۴۸مع مراۃ۷،ص۷۳ ملخصاً)

اس دوسری جنگ میں عیسائیوں کے دونوں گروہ(group) مل جائیں گے اور مسلمانوں کے بادشاہ شہید (یعنی اللہ پاک کی راہ میں لڑتے ہوئے قتل(murder)) ہو جائیں گے پھر شام میں عیسائی حکومت آجائے گی۔ باقی مسلمان مدینہ پاک چلے جائیں گے اور عیسائی مدینہ پاک کے قریب تک حکومت کریں گے۔ اس وقت مسلمانوں کو امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ضرورت ہوگی۔(سیرتِ رسول عربی ص۵۲۱)

دنیا بھر کے اولیاء کرام حرمین شریفین(یعنی مکّہ پاک اور مدینہ شریف) آجائیں گے اور ساری دنیا میں کفر(disbelief) پھیل جائے گا۔ رمضان شریف کا مہینا ہوگا، اولیاء کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کعبۃ اللہ کا طواف(یعنی اللہ پاک کا ذکر کرتے ہوئے، کعبۃ اللہ کے چکر لگا رہے) ہوں گے اور حضرت امام مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی وہاں ہوں گے، اولیاء کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اُنھیں پہچانیں گے(کہ یہ امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں)، اُن سے عرض کریں گے کہ آپ ہم سب سے بیعت(یعنی خاص وعدہ۔special promise) لیں، وہ منع کریں گے تو ایک آواز آئے گی: یہ اللہ پاک کے خلیفہ مہدی(رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) ہیں، ان کی بات سُنو اور ان کا حکم مانو۔ تمام لوگ اُن کے ہاتھ پر بیعت(خاص وعدہ) کریں گے۔ پھر یہ وہاں سے سب کو اپنے ساتھ لے کر ملکِ شام کی طرف چلے جائیں گے۔(بہارِ شریعت ج۱،ح۱،ص۱۲۴،ملخصاً)

مستقبل(future) میں ہونے والے اس سچے واقعے سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب حالات(conditions) بہت خراب ہونگے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ان فتنوں(یعنی دین سے دور کرنے والی حالتوں((conditions)) کے آنے سے پہلے ہی جلدی جلدی نیک اعمال کر لو جو فتنے اندھیری رات(dark night) کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ ان فتنوں میں آدمی صبح کو مومن اور شام تک کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن رہے گا اور صبح تک کافر ہو جائے گا، دنیا کی حقیر(اور گھٹیا) چیزوں کے بدلے اپنا دین بیچ ڈالے گا۔(مشکاۃ المصابیح،کتاب الفتن،الحدیث:۵۳۸۳،ج۲،ص۲۷۹)

www.farzuloom.net

تعارُف(Introduction):

حضرت امام مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام "مُحمّد"، والد کا نام "عبدُاللّٰہ" اوروالدہ کا نام "آمنہ" ہو گا۔ آپ حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی اولاد سے (یعنی "سیّد") ہوں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک اس وقت چالیس (40) سال ہو گی۔(سیرتِ رسول عربی ص ۵۲۱) امام مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم اور مُجتَہِد بھی ہونگے یعنی چار امام ((1) امامِ اعظم (2) امام شافعی (3) امام مالک (4) امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ) کی طرح مُجتَہِد ہونگے۔ مُجتَہِد ایسے عالم ہوتے ہیں جو قرآن و حدیث کو سمجھ کر اُس میں سے دین کے مسائل نکال کر بتاتے ہیں۔ علماء کرام ان مسائل کو سمجھ کر عام لوگوں کو سمجھاتے ہیں پھر عام لوگ دین کے مسائل پر عمل کرتے ہیں۔ امام مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بتانے سے دین کے مسئلوں پر عمل کریں گے اور دین کے حکم بتائیں گے۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۵۸ ماخوذاً) غوثِ اعظم، اولیاء کرام کے سردار کو کہتے ہیں۔ امام مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے آنے سے پہلے تک یہ درجہ (rank) ہمارے غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس رہے گا پھر امام مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دے دیا جائے گا۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۷۸ ماخوذاً)

حکایت (04): "حضرت امام مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور خطرناک جنگیں"

حضرت امام مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب مکّہ پاک میں اولیاء کرام سے بیعت (یعنی خاص وعدہ۔ special promise) لے لیں گے، اس وقت ایک شخص "دمشق" میں حکومت کر رہا ہو گا اور وہ ظالم یزید کے راستے پر چلتے ہوئے اہلِ بیت کو بری طرح شہید (یعنی (murder)) کر رہا ہو گا، شام اور مصر میں اس کا حکم چلے گا۔ اب یہ ایک لشکر (troop) امام مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے جنگ کرنے کے لئے بھیجے گا جو ناکام (failed) ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ شخص خود لشکر کے ساتھ جنگ کے لئے آئے گا اور مکّے پاک اور مدینہ شریف کے درمیان، ایک جگہ لشکر کے ساتھ ہی زمین میں دھنس (sunk into the ground ہو) جائے گا، صرف ایک شخص

زندہ بچے گا جو امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آکر اس بات کی خبر دے گا(will inform)، حضرت امام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اس کرامت کی خبر دور دور تک پہنچ جائے گی(کرامت یعنی اللہ کے ولی کا کوئی ایسا کام کہ جن کو عام انسان نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کام عادۃً (as per practice)نہیں ہوتے۔ جیسے: مردہ زندہ کردینا، پیدائشی اندھے کو آنکھیں دے دینا، سینکڑوں بلکہ ہزاروں میل(miles)کا فاصلہ چند لمحوں(moments)میں طے کرلینا وغیرہ[1])۔ اس کے بعد شام اور عراق کے مسلمان بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بیعت کرلیں گے۔

(سنن ابی داو، ح۴۲۸۶، ج۴، ص۱۴۷ مع اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، ج۴، ص۳۳۸ ملخصاً)

اب روم کے عیسائی ایک بار پھر مسلمانوں کے خلاف(against)جنگ کے لیے آجائیں گے۔ اس مرتبہ وہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ آئیں گے۔ ان کے لشکر میں اَسّی(80)جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار(twelve thousand)کا لشکر ہوگا۔ امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مکّہ پاک سے مدینہ شریف، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونگے پھر ملک شام چلے جائیں گے۔

امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لشکر میں تہائی حصّہ (33٪ یعنی 1/3) بدنصیب(unlucky)لوگ ہونگے، جو جنگ سے بھاگ جائیں گے اور یہ سب لوگ کافر ہوکر مریں گے، ایک تہائی (33٪ یعنی 1/3) شہید(یعنی اللہ پاک کی راہ میں لڑتے ہوئے قتل(murder)) ہو جائیں گے اور باقی تہائی (33٪ یعنی 1/3) جنگ جیت جائیں گے۔ اس کے بعد بھی عیسائیوں سے جنگ جاری رہے گی، دوسرے دن امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پھر جنگ کے لئے نکلیں گے۔ مسلمانوں کا ایک گروہ(group)وعدہ کرے گا کہ بغیر جنگ جیتے نہیں آئیں گے یا شہید ہو جائیں گے۔ یہ سب کے سب شہید ہو جائیں گے۔ دوسرے دن (next day) پھر ایک گروہ یہی وعدہ کرکے جنگ کے لیے جائے گا اور وہ سب بھی شہید ہو جائیں گے۔ اسی طرح تیسرے(3^{rd}) دن بھی ہوگا۔ چوتھے(4^{th}) دن بقیہ سب مسلمان جنگ کریں گے اور مکمل طور پر کافروں سے جیت جائیں گے مگر اس سے

(1) کرامت کی تفصیل، دین کی ضروری باتیں **part 01** کے topic number:93 میں دیکھیں۔

کسی کو خوشی نہ ہوگی کیونکہ اس لڑائی میں بہت سے خاندان ایسے ہوں گے جن میں ایک فیصد (1٪ یعنی سو میں سے ایک ہی زندہ) بچا ہوگا۔ (سیرت رسول عربی ص ۵۲۲ تا ۵۲۰ ملخصاً)

پھر مسلمان اچانک (suddenly) سنیں گے کہ ان کے بچوں کے پاس دَجّال (بہت بڑا شیطان) پہنچ گیا ہے تو لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ مال ہوگا وہ اسے چھوڑ کر اپنے بچوں کو دَجّال سے بچانے کی سوچیں گے اور دس (10) مسلمانوں کو دَجّال کی خبر لینے کے لیے بھیجیں گے کہ دیکھیں دَجّال آیا ہے یا نہیں۔

(مسلم، ص ۱۱۸۶، حدیث: ۷۲۸۱ ملخصاً مع مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۲۳۶ تا ۲۴۰ ملخصاً)

حدیث وغیرہ میں قیامت کے قریب ہونے والی جنگ کے واقعے سے یہ پتا چلا کہ قیامت ضرور قائم ہوگی اور قیامت سے پہلے بہت سے امتحان ہونگے۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ فرمایا: تم سب لوگ دَجّال کے فتنے (آزمائش، امتحان) سے اللہ پاک کی پناہ مانگو تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم دجال کے فتنوں سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنۃ، الحدیث: ۷۲۸۲، ص ۱۵۳۴)

اللہ کی ولی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان:

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: زمین ظلم و سرکشی (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی۔disobedience) سے بھر جائے گی، پھر میرے گھر والوں اور میری اولاد میں سے ایک شخص (یعنی امام مہدی) آئے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا (پہلے) جس طرح وہ (زمین) ظلم و سرکشی سے بھری ہوئی تھی۔ ' ' (مسند احمد، ۴/ ۷۳، حدیث: ۱۱۳۱۳)

حکایت (05): ”کوئی صدقہ نہ لے گا“

قیامت کے قریب ایک شخص اپنے امام کے پاس آکر کہے گا کہ مجھے کچھ دیجئے تو اُس وقت کے امام مُٹھی بھر بھر کر اُس کے کپڑے میں جو چاہیں گے ڈالنا شروع کر دیں گے یہاں تک کہ کپڑے میں اتنا مال ڈال دینگے جتنا وہ شخص اُٹھا سکے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں اس طرح کا

واقعہ بیان فرمایا(ترمذی،۴/۹۹،حدیث:۲۲۳۹ ماخوذاً)۔جب دجّال آئے گا تو اس وقت امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، مسلمانوں کے امام بن چکے ہونگے اور دجّال کی موت کے بعد جب زمین اپنے خزانے(treasures) نکال دے گی،اُس وقت یہ واقعہ ہو گا۔حضرت امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے طریقے پر(on the way) ہونگے یہ سخاوت (اور اس طرح دینے) کا انداز بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا طریقہ ہے۔ جیسا کہ ایک مرتبہ ہمارے نبی بلکہ نبیوں کے نبی، آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اتنامال دیا کہ سامان سے بھری ہوئی گٹھڑی(bag) ان سے اٹھائی نہ جا سکی۔(مراۃ المناجیح،۷/۲۶۷ ماخوذاً)

امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وقت میں اتنا مال ہو گا کہ آسانی سے کوئی زکوۃ لینے والا نہ ملے گا۔(مراۃ المناجیح، ۷/۲۴ ملخصاً) جیسا کہ حضرت حارثہ بن وہب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر نکلے گا تو کوئی لینے والا نہ ملے گا ، آدمی کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو میں لے لیتا آج مجھے اس کی ضرورت نہیں۔(بخاری،۱/۴۷۶،حدیث:۱۴۱۱، مسلم،حدیث:۲۳۳۷،ص۳۹۲)

قیامت سے پہلے ہونے والے ان حالات(conditions) سے پتا چلا کہ انصاف کے ساتھ دین و دنیا کا نظام(system) چلانے والوں کی بہت برکتیں ہیں،حضرت امام مہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وقت میں بہت برکت ہو گی۔

حکایت(06): "سانپ نُما جِنّ"

ولیوں کے سردار، شَہنشاہِ بغداد، سرکار غوثُ الاعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مدرَسے کے اندر اجتماع میں بیان فرمارہے تھے کہ چھت پر سے ایک **سانپ** آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر گرا۔ لوگ گھبرا گئے (panicked ہوگئے)،سب ڈر گئے مگر سرکارِ بغداد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی جگہ سے نہ ہلے۔**سانپ** آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کپڑوں میں گھس گیا اور تمام جسم سے لپٹتا ہوا گریبان شریف(collar) سے باہَر نکلا اور گردن مبارک

پر لپٹ گیا۔ مگر قربان جایئے! میرے مرشد شَہَنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پر کہ ذرّہ برابر نہ گھبرائے نہ ہی بیان بند کیا۔ اب سانپ زمین پر آگیا اور دُم پر کھڑا ہوگیا اور کچھ کہہ کر چلا گیا۔ لوگ جمع ہوگئے اور عرض کرنے لگے: حضور! سانپ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کیا بات کی؟ فرمایا: سانپ نے کہا: میں نے اللہ پاک کے بَہُت سارے ولیوں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کو تنگ کیا ہے مگر آپ جیسا کسی کو نہیں پایا۔(مُلَخَّص از بہجۃ الاسرار لِلشَّطْنُوفی ص ۱۶۸)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

تَعارُف(Introduction):

غوثِ پاک سیّد عبدُ القادر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام "عبدالقادر" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کُنْیَت(kunyah) "ابو محمد" اور القابات "محی الدین"، "غوثُ الاعظم" وغیرہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ۴۷۰ھ میں بغداد شریف کے قریب جیلان میں پیدا ہوئے اور ۵۶۱ھ میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مزار شریف مُلک عراق کے مشہور شہر بغداد شریف میں ہے۔(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ص ۱۷۱، ابو صالح سیدی عبدالقادر الجیلی، ج ۱، ص ۱۷۸) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ والد صاحب کی طرف سے حسنی (یعنی امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی اولاد) ہیں اور والدہ صاحبہ کی طرف سے حسینی (یعنی امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی اولاد اور) سیّد ہیں۔(بہجۃ الاسرار، معدن الانوار، ذکر نسبہ، ص ۱۷۱)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم(early education) جیلان میں حاصل کی، پھر مزید تعلیم کے لئے 488 سنِ ہجری میں بغداد تشریف لائے اور علمِ دین حاصل کیا اور بہت ہی بڑے عالِم بنے۔(نزہۃ الخاطر الفاتر، ۲۰ بتغیر) ایک مرتبہ ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین (3) طلاقوں کی قسم اس طرح کھائی ہے کہ وہ اللہ پاک کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ شخص اُس عبادت کو کرے گا تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کررہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کرسکا تو اس کی بیوی کو تین (3) طلاقیں ہو جائیں۔ علماء کرام نے یہ مسئلہ غوثِ پاک سیّد عبدُ

القادر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف بھیجا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فوراً اس کا جواب فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور اکیلے طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کرے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:۲۲۶)

ان دونوں حکایات سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا کہ اللہ کے ولی، اللہ پاک پر بھروسہ (trust) رکھنے والے ہوتے ہیں اور اللہ کے ولی بہت بڑے عالم بھی ہوتے ہیں۔ ہمیں اگر نیک بننا ہے تو عبادت کے ساتھ ساتھ علم بھی حاصل کرنا ہوگا۔

سلسلہ قادریہ کی شان:

سرکارِ بغداد غوثِ پاک سیّد عبدُ القادر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے مرید بلکہ ان کے مریدوں کا سات پشت (یعنی اولاد پھر اُس کی اولاد) تک ہر ایک معاملے کا ذمہ دار ہوں اور اگر میرے مرید کا ستر (کپڑا وغیرہ) مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو میں اس کو چھپانے والا ہوں۔ (بہجۃ الاسرار، ص۱۹۱)

حکایت (07): "بارش برسنے لگی"

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک نُجُومی (astrologer) حاضر ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس سے فرمایا: آپ کے حساب سے بارِش کب ہوگی؟ اس نے کہا: اس مہینے میں پانی نہیں، بارش نہیں ہوگی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک ہر بات پر قادِر ہے وہ چاہے تو آج ہی بارِش ہو جائے۔ آپ سِتاروں کو دیکھ رہے ہیں اور میں ستاروں کے بنانے والے، اللہ پاک کی قدرت اور طاقت کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ دیوار پر گھڑی (clock) لگی ہوئی تھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس سے فرمایا: کتنے بجے ہیں؟ عَرض کی: سوا گیارہ (11:15am)۔ فرمایا: بارہ بجنے میں کتنی دیر ہے؟ عَرض کی: پون گھنٹہ (45 minutes)۔ فرمایا: ابھی بارہ (12) بج سکتے ہیں یا نہیں؟ عَرض کی: نہیں، یہ سُن کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اُٹھے اور گھڑی کی سُوئی گھمادی، فوراً ٹن ٹن بارہ (12) بجنے لگے۔ نُجُومی سے فرمایا: آپ تو کہتے تھے کہ ابھی

بارہ(12) بج ہی نہیں سکتے۔ تو اب کیسے بج گئے؟ عرض کی: آپ نے سُوئی گھمادی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک قادِر ہے کہ جس سِتارے کو جس وَقت چاہے جہاں چاہے پہنچادے۔ میرا ربّ چاہے تو آج اور ابھی بارِش ہونے لگے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِتنا کہا ہی تھا کہ ہر طرف بادل (cloud) آگئے اور بارِش شروع ہوگئی۔

(انوارِ رضا، ص ۳۷۵ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور مُلخصاً)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ عالم صاحب، اللہ پاک کی قدرت پر زیادہ یقین (sure) رکھنے والے ہوتے ہیں۔ علمِ دین کی بہت برکتیں ہیں، ہمیں علمِ دین حاصل کرنا چاہیے۔

تعارُف (Introduction):

اعلیٰ حضرت، رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت ہی بڑے عالم تھے یہاں تک کے عرب شریف اور دیگر ملکوں کے بڑے بڑے عالموں نے آپ کو مُجدِّد کہا (یعنی آپ اتنے بڑے عالم تھے کہ سو (100) سال میں ایسا عالم ہوتا)۔ آپ ایسے عاشقِ رسول تھے کہ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی پیارے آقا صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان کے خلاف کوئی بات نہ کر سکتا تھا۔ کچھ لوگوں نے مسلمانوں کے دلوں میں پیارے آقا صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان کم کرنے کی کوشش کی تو آپ نے مسلمانوں کو ان سے بچایا اور عشقِ رسول کو خوب عام کیا۔ آپ پچاس (50) قسم کے علم کے عالم تھے۔ آپ نے قرآنِ پاک کا ترجمہ بھی کیا جس کا نام: ترجمۂ **کنزالایمان** ہے جو عاشقانِ رسول کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔ آپ نے تقریباً ایک ہزار کتابیں لکھیں۔ آپ چوّن (54) سال تک مسلمانوں کو دینی مسائل کے فتوے لکھ لکھ کر دیتے رہے۔ اعلیٰ حضرت، رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جو فتوے ملے، انہیں جمع کیا گیا، عربی وغیرہ کا ترجمہ کیا گیا تو یہ تیس (30) جلدوں (volumes) کا **فتاویٰ رضویہ** بن گیا، جس کے صفحات (pages) تقریباً 21656 ہیں۔ اعلیٰ حضرت، رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ سلسلہ قادریہ کا بہت بڑے پیر صاحب بھی ہیں۔

سلسلہ قادریہ کی شان:

حضور غوث اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: بے شک میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے آسمان زمین پر ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۳)

حکایت (08): "ٹرین رُکی رہی!"

سیّد ایوب علی شاہ صاحِب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں کہ امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ ایک بار پیلی بھیت (ہند۔India) سے بریلی شریف (اپنے گھر) ٹرین سے جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کا اسٹیشن (station) آیا، جہاں گاڑی صرف دو (2) مِنَٹ کے لیے رُکتی ہے اور مغرِب کاوَقت ہوچکا تھا، جیسے ہی گاڑی رُکی آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے گاڑی کے اندر ہی اقامت (یعنی وہ پیارے کلمات کہ جو جماعت سے نماز پڑھنے سے پہلے کہتے ہیں) کہی اور نماز کی نیّت باندھ لی (کیونکہ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ چلتی ٹرین میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ زمین پر یا ٹرین کے رُک جانے پر پڑھتے تھے)، غالباً پانچ آدمی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے موجود تھے مگر ابھی انہوں نے نماز شروع نہیں کی تھی کہ میری نظر غیر مسلم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی (green flag) ہلا رہا تھا (یعنی ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا کہہ رہا تھا)۔ اب میں نے کھڑکی سے دیکھا تو گاڑی چلنے کے لیے تیار تھی مگر گاڑی رُکی رہی، چل نہ سکی اور اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے آرام سے مغرب کے تین فَرض مکمل پڑھ لیے اور جس وقت سلام پھیرا، اُسی وقت گاڑی چل پڑی۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے پیچھے نماز پڑھنے والے فوراً سُبحٰنَ اللہ! سُبحٰنَ اللہ! سُبحٰنَ اللہ! کہنے لگے۔

سیّد ایوب علی شاہ صاحِب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے یہاں ایک بات بہت پیاری کہی کہ: اگر جماعت پلیٹ فارم (platform) پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ (guard) نے ایک بُزرگ کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی مگر ایسا نہ تھا کیونکہ نماز گاڑی کے اندر پڑھی جارہی تھی۔ اِس تھوڑے وَقت میں گارڈ کو کیا خبر ہوسکتی تھی کہ اللہ پاک ایک کا نیک بندہ گاڑی میں نماز پڑھ رہا ہے۔ (ایضاً ج۳ ص ۱۹۰، ۱۸)

www.farzuloom.net

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کی بھی خوب شان ہے کہ آپ نے تو نماز پڑھ ہی لی، جو آپ کے پیچھے پڑھ رہے تھے، وہ بھی نماز پڑھنے میں کامیاب ہو گئے۔

حکایت (09): "مزدور شہزادہ"

بریلی شریف کے کسی مَحَلّے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بلایا گیا تھا۔ محبّت کرنے والوں نے اپنے یہاں لانے کے لیے پالکی (یعنی ایسی ڈولی کہ جسے چار (4) آدمی اپنے کندھوں (shoulders) پر اُٹھاتے ہیں) بھیجی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پالکی میں بیٹھ گئے اور چار (4) مزدور (laborers) نے اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھایا اور چل پڑے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پالکی میں سے آواز دی: "پالکی روک دیجئے" پالکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فوراً باہر آ گئے اور پریشانی میں مزدوروں سے فرمایا: سچ سچ بتایئے آپ میں سیِّد زادہ (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شہزادی، حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی اولاد میں سے) کون ہے؟ کیونکہ مجھے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے، ایک مَزدُور (laborer) نے کہا: حُضور! میں سیِّد ہوں۔ ابھی اس کی بات مُکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ اہلسنّت کے امام، سلسلہ قادریہ کے بزرگ احمد رضا خان قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا عِمامہ شریف اُن سیِّد صاحب کے قدموں میں رکھ دیا۔

امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر فرما رہے ہیں: بی بی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) کے شہزادے! مجھے مُعاف کر دیجئے، مجھ سے غلطی ہو گئی! جن کی نَعلِ پاک (یعنی مُبارک چپل) میرے سر کے لیے عزّت کا تاج ہے، اُن پیارے مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نواسے (grandson) کے کاندھے (shoulders) پر میں بیٹھ گیا، اگر قیامت کے دن شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے بچّے کا کندھا اِس لیے تھا کہ تو اس پر بیٹھ جائے؟ تو میں کیا جواب دوں گا!

سیِّد صاحب نے کئی بار زبان سے مُعاف کر دینے کا کہا مگر پھر بھی امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پیارے شہزادے! میری غلطی کی مُعافی یہ ہے کہ اب آپ پالکی میں بیٹھیں گے اور میں پالکی کو کاندھوں پر

اُٹھاؤنگا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے محبّت کرنے والے اس بات کو سن کر رونے لگے لیکن واقعی ایسا ہوا کہ مزدور شہزادے کو پالکی میں بیٹھنا ہی پڑا اور دنیا نے دیکھا کہ امام اہلسنّت نے انہیں اپنے کندھوں پر اُٹھالیا۔(انوارِ رضا ص ۴۱۵، ملخصاً)

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے امام، صرف ہمارے امام ہی نہیں بلکہ عاشقوں کے بھی امام ہیں اور سیّدوں کی تعظیم (respect) سکھانے والے ہیں اور یہ بھی کیا خوب شان ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خوشبو محسوس کرکے سیّد کو پہچان لیا۔

حکایت (10): "اچھا! لاؤ"

مولانا ضیاءُ الدِّین قادری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہیں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خلافت (یعنی اس بات کی اجازت) دی تھی (کہ آپ لوگوں کو مرید کرسکتے ہیں) کی عمر 100 سال سے زیادہ تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 77 سال سے مدینے پاک میں رہے، آپ کے گھر میں روزانہ محفلِ میلاد ہوتی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظر کمزور ہوگئی تو ڈاکٹرز نے علاج کے لئے (مدینے پاک سے باہر) جدّہ شریف چلنے کا کہا تو فرمایا: آنکھوں کے علاج کے لئے مدینہ پاک نہیں چھوڑ سکتا۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۵۲۳ مختصراً)۔ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ نہ کھاتے تھے مگر جب یہ عرض کیا جاتا: دودھ اور شہد نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت پسند تھا۔ تو فرماتے: اچھا! لاؤ۔ پھر چند گھونٹ پی لیتے۔(انوارِ قطبِ مدینہ، ص ۲۷۵)

اس حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جن چیزوں کو پسند کیا، وہ ہمیں معلوم ہونی چاہیے اور ایسی کھانے کی چیزیں ہمیں شوق سے کھانی چاہئیں۔

تعارُف (Introduction):

حضرت مولانا ضیاءُ الدِّین رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات جاگ کر عبادت کیا کرتے اور تہجُّد کی نماز پڑھنے کی عادت تھی۔ اس کے علاوہ نفل نمازیں (سورج نکلنے کے تقریباً بیس (20) منٹ بعد پڑھے جانے والی نفل

www.farzuloom.net

نمازیں) اِشراق، چاشت اور (مغرب کے فرض کے بعد چھ (6) رکعت نماز) اوّابین کی نمازیں پڑھنے کے بھی عادی تھے۔ ہر اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کے روزے رکھا کرتے (لیکن بڑی عید سے چار (4) دن (10,11,12,13 ذوالحجۃ) روزہ نہیں رکھتے تھے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں) یہاں تک آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بہت بوڑھے اور کمزور ہوگئے مگر پھر بھی آپ یہ نفل روزے رکھا کرتے تھے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۸۶، بتغیر) آپ کا لقب (title) قُطبِ مَدِینہ (مدینے کے قطب) تھا۔ مسلمان اُس ولی کو "قطب" کہتے ہیں کہ جس کے پاس کسی جگہ کے مسلمانوں کے روحانی کام ہوں۔(نام رکھنے کے احکام ص ۱۶۹ ملخصاً) آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا انتقال جمعہ کے دن 4 ذوالحجۃ 1401 ہجری ، 2 اکتوبر 1981ء کو ہوا۔ آپ کو دنیا کے سب سے زیادہ فضیلت والے قبرستان جنّت البقیع (جو کہ مدینے پاک میں مسجد نبوی کے ساتھ ہے) میں دفن کیا گیا۔(سیّدی قطب مدینہ، ص ۷ ملخصاً) آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے ذریعے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه سلسلہ قادریہ میں داخل ہوئے یعنی حضرت مولانا ضیاءُ الدّین مدنی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے پیر صاحب ہیں۔

سلسلہ قادریہ کی شان:

غوثِ پاک سیّد عبدُ القادر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: کوئی میرے وسیلے سے اللہ پاک سے دُعا کرے گا تو اللہ پاک اُس کی دُعا کو پورا فرمادے گا۔(بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۷ ملخصاً)

حکایت (11): "میں مرید کیوں بنا؟"

باب المدینہ (کراچی) کے مقیم ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میری لیاقت نیشنل ہسپتال (کراچی) میں ڈیوٹی ہے۔ ایک بار کوئی عالم صاحب تشریف لائے اور میں نے ان کو بتایا کہ میں **"قادری عطاری"** ہوں تو انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ **"الیاس قادری صاحب"** کے مرید ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں اور مزید بتایا کہ میں مرید اس طرح ہوا کہ ایک دن **امیر اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کسی مریض کی عیادت (ملاقات وغیرہ) کیلئے

www.farzuloom.net

ہسپتال تشریف لائے۔ مجھے شخصیات (یعنی مشہور لوگوں) سے آٹو گراف (autograph) لینے کا بہت شوق تھا جس کے لئے میں نے ہسپتال کا ایک رجسٹر، اسی کام کے لیے رکھا ہوا تھا۔ میں نے واپسی کے وقت وہ رجسٹر کھول کر **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سامنے کر دیا کہ آٹو گراف دے دیں۔ آپ نے رجسٹر بند کرنے کے بعد اپنی جیب سے پیڈ نکالا اور اس پر جو کچھ تحریر فرمایا اسکا مفہوم یہ ہے کہ یہ رجسٹر ہسپتال کے کاموں کیلئے ہے، آپ کو آٹو گراف لینے کے لئے نہیں دیا گیا۔ ساتھ میں کچھ دعائیں تَحریر فرما کر پرچی بھی مجھے دے دی۔ مجھے بہت اچھا لگا اور میں فوراً آپ کے ذریعے **"قادری"** سلسلے میں مرید ہو کر **"عطاری"** بن گیا۔ (حقوق العباد کی احتیاطیں، ص ۱۸ مُلخصاً)

اس حکایت سے پتا چلا کہ ادارہ سرکاری (government کا) ہو یا نجی (private)، اُس کی چیزیں جن کاموں کے لیے ہوں، انہیں کاموں میں استعمال کرنی چاہیے۔

تَعارُف (Introduction):

1981ء میں **دعوتِ اسلامی** کے نام سے ایک تحریک بنی، آج اس کا پیغام دنیا کے تقریباً تمام ممالک تک پہنچ چکا ہے اور کئی شعبہ جات کے ساتھ مُختلف (different) ممالک میں دین کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ یقیناً اس مختصر سے وقت (short time) میں ترقیوں میں ایک شخصیت کی کوششیں پہلے دن سے جاری رہیں، جنہیں آج دنیا شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نام سے پہچانتی ہے۔ آپ نے نہ صرف خود سُنتوں پر عمل کیا بلکہ علاقہ علاقہ، شہر شہر جا کر درس وبیان اور انفرادی کوشش کے ذریعے سُنّتوں کو عام کیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! آپ کی کتابوں وغیرہ کی تعداد **سو (100) سے زیادہ** ہے، ان میں سے مختلف (different) کتابوں کا **36 زبانوں** میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ آپ کی جانب سے **مدنی مذاکروں** کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں آپ علم و حکمت سے بھرپور جوابات دیتے ہیں، ان سلسلوں کی تعداد مجموعی طور پر (overall) ہزاروں تک پہنچ چکی ہے، جس میں سے کچھ کے تحریری رسائل (written booklets) بھی آچکے ہیں۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **سلسلۂ عالیہ قادریہ** میں مرید بھی کرواتے ہیں۔ امیر اہلسنّت نے اپنا آئیڈیل **اعلیٰ حضرت**، مجددِ دین وملت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بنایا ہے، اور اپنی

www.farzuloom.net

زندگی کا سب سے پہلا رسالہ بھی **"تذکرۂ احمد رضا"** لکھا۔

سلسلہ قادریہ کی شان:

سرکارِ بغداد غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور میرے دوستوں کو جنّت میں داخِل کرے گا۔ میں نے (قبر میں سوال کرنے والے دونوں فرشتوں) مُنکَر نکِیر سے اس بات کا وعدہ لیا ہے کہ وہ قبر میں میرے مریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔ (بہجۃ الاسرار ص۱۹۳، مُلَخَّصاً)

حکایت (12): "پیشانی (forehead) چمک رہی تھی"

25 رجب المرجب 1430ھ بمطابق 18-07-2009 ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات بابُ المدینہ کراچی میں کئی گھنٹے تک بارش کا سلسلہ ہوا جس کی وجہ سے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن پہلے انتقال کرنے والے مفتیٔ دعوت اسلامی الحاج الحافظ محمد فاروق عطاری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی قبر کھل گئی۔ جو اسلامی بھائی صحرائے مدینہ میں موجود تھے انہوں نے قسم کھا کر کچھ یوں بتایا کہ ہم نے دیکھا کہ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی مبارک لاش اور کفن اِس طرح صحیح تھے کہ جیسے ابھی ابھی انتقال ہوا ہو۔ چہرے کی ایک طرف سے کفن ہٹا ہوا تھا، عمامہ شریف، کان کے قریب زلفوں کا کچھ حصہ اور چمکتی ہوئی پیشانی (forehead) بھی نظر آ رہی تھی۔

اس واقعے کے تقریباً دس (10) دن بعد شرعی رہنمائی لینے کے ساتھ مفتیانِ کرام، علمائے کرام، اور ہزاروں اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں جانشینِ امیرِ اہلسنّت ابو اُسید حاجی عبید رضا ابن عطار مدنی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ قبر میں ہونے والا سوراخ دیکھنے کے لیے قبر میں اُترے تاکہ یہ اندازہ لگائیں کہ جسم کو باہر نکالنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اُنہوں نے اندر کا جائزہ لیا (view کیا) اور اندر ہی سے دعوتِ اسلامی کے "دارالافتاء اہلسنّت" کے مفتی صاحب کو صورتِ حال (condition) بیان کی انہوں نے بدن باہر نہ نکالنے کا حکم فرمایا، جانشینِ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو مُووی کیمرہ دیا گیا، پرانی قبر کے اندرونی ماحول اور اوپر سے مٹی

www.farzuloom.net

وغیرہ کرنے کے باوجود اَلْحَمْدُلِلّٰہ! اُنہوں نے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور زلفوں کے بعض حصّے کی مووی بنالی، جو کہ ”صحرائے مدینہ“ میں لگائی گئی مختلف اسکرینوں پر ہزاروں اسلامی بھائیوں نے دیکھی (اور آج بھی www.dawateislami.net سے دیکھی جاسکتی ہے)۔

(فیضان سنت، باب غیبت کی تباہ کاریاں، جلد ۲، ص ۴۶۶ ملخصاً)

اس سچے واقعے سے پتا چلا کہ نیک لوگوں، نیک نسبتوں اور نیک ماحول کی بہت زیادہ برکتیں ہیں۔

تعارُف (Introduction):

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر تحریک، دعوتِ اسلامی کی "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے رُکن، شیخِ طریقت، عالمِ شریعت، پابندِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مرید، مُفْتیٔ دعوتِ اِسلامی الحاج اَلْحَافِظ اَلْقاری حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد فاروق عطارِی مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں خود ان کے پیر ومرشد یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں کہ میرا حُسنِ ظن (یعنی ان کے بارے میں اچھا گمان) ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مخلص مبلّغ اور اللہ پاک سے ڈرنے والے بُزرگ تھے اور گویا اِس حدیثِ پاک میں جس طرح زندگی گزارنے کا فرمایا گیا ہے، اُن کی زندگی ایسی ہی تھی، حدیث میں ہے: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔ (صحیح بُخاری ج ۴ ص ۲۲۳ حدیث ۶۴۱۶) ۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ بمطابق 17-2-2006 بروز جُمعَہ نمازِ جمعہ پڑھنے کے بعد جب اپنے گھر (گلشنِ اقبال، بابُ المدینہ کراچی) آئے تو اچانک (suddenly) دل کی حرکت بند ہونے کی وجہ سے تقریباً 30 سال کی عمر میں جوانی میں ہی اِنتقال فرماگئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو صحرائے مدینہ، باب المدینہ کراچی میں دفن (buried) کیا گیا۔ (فیضان سنت، باب غیبت کی تباہ کاریاں، جلد ۲، ص ۴۶۶ ملخصاً)

---

www.farzuloom.net